بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیا

(1)۔۔۔سجدے میں دونوں پیروں کی انگلیاں مسلسل لگائے رکھنا سنت ہے اور کم از کم ایک انگلی کا زمین سے لگا رہنا ضروری ہے، لہٰذا اگر سجدے میں دونوں پیر زمین سے اس طرح اٹھے رہیں کہ کسی انگلی کا کوئی حصہ زمین سے لگا ہوا نہ ہو اور یہی کیفیت ایک رکن کی مقدار (یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے) برابر رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی ۔(کذا فی الفتاویٰ المحمودیۃ:6/634)

(2)۔۔۔واضح رہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو قعدہ نہیں، بلکہ جلسہ کہتے ہیں، پہلے سجدے سے جلسہ میں جاتے ہوئے اور جلسہ سے دوسرے سجدے میں جاتے ہوئے دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا چاہیے، لیکن اگر اس دوران کسی نے اپنے پیر اٹھالیے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

(3)۔۔۔مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں امام صاحب کو مطلع کر دیا جائے کہ اگر ان کو کوئی واقعی عذر نہ ہو تو وہ مذکورہ دونوں صورتوں میں اپنے پیروں کو زمین پر رکھنے کا اہتمام کریں، لہٰذا اگر وہ اپنی غلطی کی اصلاح کر لیں اور کراہتِ امامت کی کوئی اور وجہ نہ ہو تو اُن کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔

صحيح البخاري (1/ 162)

عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «أمرت أن أسجد على سبعة أعظم على الجبهة، وأشار بيده على أنفه واليدين والركبتين، وأطراف القدمين ولا نكفت الثياب والشعر»

الدر المختار (1/ 447)

(ومنها السجود) بجبهته وقدميه، ووضع إصبع واحدة منهما شرط

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 447)

(قوله وقدميه) يجب إسقاطه لأن وضع إصبع واحدة منهما يكفي كما ذكره بعد ح. وأفاد أنه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود وهو مقتضى ما قدمناه آنفا عن البحر

الفتاوى الهندية (1/ 70)

ولو سجد ولم يضع قدميه على الأرض لا يجوز ولو وضع إحداهما جاز مع الكراهة إن كان بغير عذر. كذا في شرح منية المصلي لابن أمير الحاج ووضع القدم بوضع أصابعه وإن وضع أصبعا واحدة فلو وضع ظهر القدم دون

الأصابع بأن كان المكان ضيقا إن وضع إحداهما دون الأخرى تجوز صلاته كما لو قام على قدم واحدة. كذا في الخلاصة.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص: **230**)

قوله: "وشيء من أطراف أصابع إحدى القدمين" يصدق ذلك بإصبع واحدة قال في الخلاصة وأما وضع القدم على الأرض في الصلاة حال السجدة ففرض فلو وضع إحداهما دون الأخرى تجوز صلاته كما لو قام على قدم واحد ووضع القدم موضع أصابعه ويكفي وضع إصبع واحدة وفي الفتح عن الوجيز وضع القدمين فرض فإن وضع إحداهما دون الأخرى جاز ويكره فإن وضع ظاهر قدميه أو رؤس الأصابع لا يصح لعدم الإعتماد على شيء من رجليه وما لا يتوصل للفرض إلا به فهو فرض وهذا مما يجب التنبه له وأكثر الناس عنه غافلون------------------------

واللہ سبحانہٗ اَعلم بالصواب

(محمد ابو بکر غفر اللہ لہ)

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

14-2-6۱۴۳ھ

7-12-۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

(محمد عبد المنان عفی عنہ)

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

14-2-6۱۴۳ھ

7-12-۲۰۱۴ء